JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 17, Issue: 01, Jul – Dec 2023

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

غایۃالمقصود از محدث شمس الحق عظیم آبادی: تجزیہ وبیان

Ghāyat al-Maqṣūd by Muḥaddis Shams al-Ḥaqq ‘aẓīm Ābādī: Analysis and Description

***Dr. Yasir Farooq**
Lecturer, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.

****Dr. Arshad Munir**
Professor, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.

ABSTRACT

To preserve the hadiths of the Prophet (PBUH), scholars have served from many aspects and sources. The editing of hadith began in the era of the Prophet (PBUH) and flourished during the period of the Companions and followers and the period of moḥaddīthīns. Sunan Abu Dawood, whose author is Imam Abu Dawood Al-Sajistānī is well known book of ḥadīth. From early to late Muslim scholar paid utmost efforts on its commentaries both in Urdu and Arabic languages. Ghāyat al-Maqṣūd is one of the finest commentary of Sunan Abū Dawood, and only one volume of this literary commentary has been published by Ansari publishing house, Delhi. Moḥaddith Shams al-Ḥaq ‘Aẓīm Ābādī consulted all existing classical and traditional literature of his time. Among his main sources were the books of hadith and sīrah, jurisprudence, history, and Arabic dictionaries. This paper deals with the key features and characteristics of Ghāyat al-Maqṣūd and its methodology.

Keyword: *Abu Dawod, ḥadith, scholars, Ghāyat al-Maqṣūd, Muḥaddis Shams al-Ḥaqq ‘aẓīm Ābādī*

cc BY

تمہید

کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ دین اسلام کے بنیادی مآخذ ہیں احادیث رسول ﷺ کو محفوظ کرنے کے لیے کئی پہلوؤں اور اعتبارات سے اہل علم نے خدمات انجام دیں۔ تدوینِ حدیث کا آغاز عہد نبوی سے ہو اصحابہ و تابعین کے دور میں پروان چڑھا، اور ائمہ محدثین کے دور میں خوب پھلا پھولا۔ مختلف ائمہ محدثین نے احادیث کے کئی مجموعے مرتب کئے اور پھر بعد میں اہل علم نے ان مجموعات کے اختصار اور شروحات، تحقیق و تخریج اور حواشی کا کام کیا۔ برصغیر پاک وہند میں صحاح ستہ کی اصطلاح معروف اور زبان زدِعام و خاص ہے. اور اس سے مراد حدیث کی چھ کتابیں ہیں ان میں سے پہلی دو کتابیں بخاری و مسلم ہیں. جنہیں صحیحین کہا جاتا ہے اس کے علاوہ سنن ابو داوٗد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ ہیں۔ انہی کتابوں میں سے عظیم کتاب سنن ابی داوٗد ہے جس کے مؤلف امام ابو داود السجستانی ہیں۔ مختلف علماء نے اس کی شروحات پر کام کیا. ہر ایک عالم نے اپنے علم کے موتی بکھیرے، اور خدمت حدیث میں اپنی جہود و مساعی سے حصہ ڈالا، "غایۃ المقصود" سنن ابی داوٗد کی مبسوط شرح ہے، جو کہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی کی تصنیف ہے۔ مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی نے ۳۲ جلدوں میں مرتب کیا تھا مگر اب تک اس کی ایک ہی جلد صرف دہلی کے مطبع انصاری سے شائع ہوئی ہے۔ اس کے شروع میں ایک طویل مقدمہ ہے، جس میں امام ابوداوٗد کے حالات اور سنن کے متعلق نہایت مفید معلومات درج ہیں۔ "غاية المقصود في حل سنن ابي داؤد" جیسی عظیم اور بلند پایہ شرح تصنیف کرتے ہوئے محدث ڈیانوی نے اپنے دور کی تمام جدید وقدیم کتب سے استفادہ کیا، انہوں نے حدیث، اصول حدیث، فقہ اصول فقہ کی تمام اہم کتابوں کے علاوہ اسماء الرجال، تاریخ، علوم حدیث، اور لغت کی بڑی بڑی کتابوں سے استفادہ کیا۔

مصنف کے احوال وآثار

آپ کا نام شمس الحق کنیت ابوالطیب، لقب محدث اور نسبت عظیم آبادی اور ڈیانوی ہے۔[1] محدث عظیم آبادی جولائی ۱۸۵۷ء کو پٹنہ کے محلہ رمنہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ہی والدین کے ہمراہ اپنے ننھیالی گاؤں ڈیانواں میں سکونت پزیر ہوئے۔ ابھی گیارہ سال عمر تھی کہ والد ۱۲۸۴ھ میں انتقال کر گئے۔ چھ برس کی عمر میں مکتب خوان کا آغاز ہوا، رسم بسم اللہ سید احمد شہید رائے بریلی[2] کے شرف بیعت سے مشرف اور شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی کے حلقہ تلامذہ کے ایک اہم رکن مولانا محمد ابراہیم (م:۱۲۸۲ھ) نے کرائی۔ پھر ڈیانواں میں ہی حافظ اصغر علی رامپوری مولوی سید راحت حسین بھتوی اور مولوی عبدالحکیم شیخ پوری (م:۱۲۹۵ھ) اور دیگر معلمین سے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ ابتدائی فارسی درسیات پڑھ لینے کے

بعد ڈیانواں ہی میں مولوی لطف العلی بہاری سے عربی شروع کی اور شرح جامی، قطبی میذی، اصول الشاشی، نورالانوار، شرح وقایہ، کنزالد قائق اور جامع ترمذی وغیرہ کتب متوسطات پڑھیں اس عرصہ اپنے ماموں مولوی نوراحمد ڈیانواں سے بھی استفادہ کرتے رہے۔

محدث کبیر امام شمس الحق کے علمی فضائل وکمالات کااعتراف ان کے معاصرین نے کیا ہے۔ان کے اساتذہ ان پر فخر کرتے تھے اور تلامذہ اپنی قسمت پر نازاں ہوتے۔ان کے ایک استاد محدث شیخ الکل سید نزیر حسین محدث دہلوی نے اپنی متعدد حکایات میں جامع الحسنات والکمالات، الفاضل التحریر، صاحب التقریر والتحریر، البحر الموفق جیسے الفاظ سے مخاطب کیا۔ شیخ کے استادِ حدیث شیخ حسین بن محسن یمانی انہیں جن القابات سے نوازتے تھے وہ درج ذیل ہیں:

"شيخ الاسلام والمسلمين، امام المحققين والائمة المدققين، صاحب التاليف المجيدة، والتصانيف المفيدة اشهر بالفضائل فى الآفاق، المحرزقصب الكمال فى مضمار السباق"[3]

ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ نے محدث عظیم آبادی کے فضل وعلم کااعتراف کرتے ہوئے لکھاہے کہ میاں نذیر حسین کے دوسرے شاگرد تھے، علامہ شمس الحق عظیم آبادی یہ اتنے بڑے محدث ہیں کہ اگر یہ کہاجائے کہ ان کے زمانے میں ان سے بڑا محدث کوئی نہیں تھا۔ یا اگر تھے تو ایک دو ہی تھے۔ تو شاید یہ مبالغہ نہیں ہو گا۔ شیخ محمد بن عبد الوھاب کے پر پوتے، شیخ ابوعبدالرحمن اسحاق نجدی ایام جوانی میں بغرض تحصیل علم ہندوستان تشریف لائے۔ یہاں محدث عظیم آبادی کے کتب خانہ سے مستفید ہوئے آپ کے فضل وکمال سے متاثر بھی ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے آپ کی شان میں عربی قصیدہ لکھاجو کہ التعلیق المغنی (طبع اول) کے آخر میں مطبوع ہے۔

وفات:

محدث کبیر شمس الحق عظیم آبادی نے (۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ ۲۱ مارچ ۱۹۱۱ء) کو بروز شنبہ (منگل) کو ۲ بجے صبح بعارضہ طاعون وفات پائی۔

غایۃ المقصود پر تجزیہ

غایۃ المقصود کا تعارف

"غایۃ المقصود" سنن ابی داوٗد کی مبسوط شرح ہے، جو کہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی کی تصنیف ہے۔ اس شرح کو ۳۲ جلدوں میں مکمل ہونا تھا۔ لیکن افسوس اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ اس کا پہلا جز شیخ تلطف حسین عظیم آبادی کی نگرانی میں "مطبع انصاری" دہلی سے طبع

ہوا،اس پر سن طباعت کااندراج نہیں ہے۔لیکن یہ بات توثیقنی ہے کہ "اعلام اھل العصر باحکام رکعتی الفجر" ۱۳۰۵ھ سے پہلے شائع ہوئی ہے۔۱۴۱۴ھ میں اس کا مطبوع اور باقی ماندہ مخطوطہ کاکچھ حصہ حدیث اکادمی فیصل آباد سے دوبارہ شائع ہوا،جو کہ متوسط سائز کی تین جلدوں پر مشتمل ہے۔پہلی جلد کے شروع میں ایک مقدمہ بھی اوراس کا آغاز مقدمہ وکتاب الطھارۃ سے ہوتاہے جب کہ اختتام کتاب الطھارۃ کے(باب غسل الرجل)پر ہوتاہے۔صفحات کی تعداد:۴۳۵دوسری جلد کا آغاز کتاب الطھارۃ کے(باب المسح علی الخفین)سے ہوتاہے اوراختتام(باب فی الرجل یصیب منھامادون الجماع)پر ہوتاہے اور یہ جلد۴۰۵صفحات پر مشتمل ہے۔تیسری جلد کا آغاز کتاب الطھارۃ کے باب(باب فی المراۃ تستحاض) سے ہوتاہے اوراختتام کتاب الصلوٰۃ کے باب(باب وقت صلوۃ النبی ﷺ وکیف کان یصلیھا)پر ہوتاہے۔اس کے صفحات کی تعداد ۴۶۶ ہے۔

مصادرومراجع

"غاية المقصود في حل سنن ابي داؤد" جیسی عظیم اور بلند پایہ شرح تصنیف کرتے ہوئے محدث عظیم آبادی نے اپنے دور کی تمام جدید وقدیم کتب سے استفادہ کیا،انہوں نے حدیث،اصول حدیث،فقہ اصول فقہ کی تمام اہم کتابوں کے علاوہ اسماءالرجال،تاریخ،علوم حدیث،اور لغت کی بڑی بڑی کتابوں سے استفادہ کیا،جن کتب کو انہوں نے بطور مصادرومراجع استعمال کیاہے ان میں سے چند مشہور کتابوں کے نام یہ ہیں:**صحيح البخاري،صحيح مسلم،سنن ابي داؤد،جامع الترمذي،سنن ابي ماجه،مؤطاامام مالك،فتح الباري في شرح البخاري،شرح مسلم،اسدالغابة،النهاية في غريب الاحاديث، تقريب التهذيب،تهذيب التهذيب،مختصرالسنن،هدي الساري،معالم السنن،مجمع البحار، المصباح المنير،عارضة الأحوذي،الأدب المفرد،زهرالربي،السنن الكبري،غريب القرآن، الصحاح،المصنف، تلخيص الحبير،المستدرك،فيض القدير،نيل الاوطار،نصب الراية، سنن الدارقطني،خلاصه، تذهيب تهذيب الكمال،القاموس المحيط اورمجمع الزاوائد**وغیرہ۔

غایۃ المقصود کی تالیف کے اسباب

دنیاکی کوئی بھی کتاب ہو،اس کی تصنیف وتالیف کاکوئی نہ کوئی سبب اور محرک ہوتاہے۔"غایۃ المقصود"کی تصنیف کن اسباب کی بناپر وجود میں آئی،وہ مولانا شمس الحق کی زبانی ملاحظہ ہو:

> **"ان السنن---لأبي داؤدالسجستاني كتاب دقيق صعب على الطالبين حل مغلقاته وكان السلف اجمعين قدكتبواعليه شروحاوحواشي مابين مطول ومبسوط ومختصر لكن مايوجدالأن عندعامةالناس من شروحه مايحل الرموز ويفتح الغموض فاردت ان اشرحه شرحا كاملا على جميع احاديثه يحل رموزه ويفتح كنوزه**

ويومنح ماخفي علي الراغبين--واخترت نسخة اللولوي لانها كانت مشهورة في ديارناومروجةفي عصرنا وسميت هذا الشرح المبارك غاية المقصود في حل سنن ابي داؤد والراغبة الي الله سبحانه أن ينفعنابه وأخواني ويخلص نيتي ويتم أمنيتي ويبرئني عن الرياءوسوالاعمال يحفظني من الشيطان عدوالله المتعال"[4]

" سنن ابی داؤدبڑی دقیق کتاب ہے تاہم اس کتاب کے مغلقات کوحل کرناطلبہ کے لئے انتہائی مشکل ہے، اس لیے سلف نے اس کی شروحات وحواشی وغیرہ لکھے، لیکن اس کے باوجود بھی عامۃ الناس کے پاس کوئی ایسی شرح موجود نہیں جو کہ اس کے رموزوغموض کوکھول سکے اوراس کی مشکلات کاحل پیش کرسکے، اس لیے میں نے ارادہ کیاہے کہ سنن کی تمام احادیث کی کامل اور جامع شرح کروں کہ عامۃ الناس کی مشکلات کامداواہوسکے، اس شرح کے لیے میں نے لولوی کانسخہ اختیار کیاہے کیونکہ ہمارے ہاں یہی عام دستیاب ہے اور شرح کانام "غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد" رکھاہے"۔

غایۃ المقصود کی عدم تکمیل

اکثرمترجمین ومصنفین(مثلاً مولاناعبدالحیؒ لکھنوی، سیدابوالحسن علی ندوی، زبیراحمدڈیانوی، مولاناثناءاللہ امرتسری، مولانا خلیل احمد سہارن پوری وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ غایۃ المقصود کی تکمیل نہیں ہوسکی۔ بعض لوگوں کا کہناہے کہ محدث عظیم آبادی نے اس کتاب کو۳۲جلدوں میں مکمل کیاہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے کہاہے کہ وہ ۳۲جلدوں میں تو یہ ان کاگمان تھاکہ ۳۲جلدوں میں یہ شرح مکمل ہوگی۔ اس شرح کی عدمِ تکمیل کی ایک دلیل یہ ہے کہ "عون المعبود"کی تقریباًہراہم بحث کے آخرپرلکھاہواہے کہ تفصیل کے لئے "غایۃ المقصود"میں ملاحظہ فرمائیں۔ لیکن تیسری جلدکے (باب فی الدعاء للمیت اذاوضع فی قبرہ) کے بعدیہ اشارہ نہیں ملتا۔ جس سے پتہ چلتاہے کہ اس کی تکمیل نہ ہوسکی۔ خلاصہ بحث یہ ہے کہ "غایۃ المقصود"کی تکمیل نہ ہوسکی، ۲۱اجزاءکی شرح لکھی گئی جس میں ایک جزکی طباعت ہوئی اورباقی سب ضائع ہوگئے ہوسکتاہے کہ یہ اجزاءآپ کے کسی شاگردنے لئے ہوں اوربعدمیں واپس نہ کیے ہوں، موجودطبع شدہ حصہ متوسط سائزکی تین جلدوں میں ہے جوکہ کتاب الطہارۃ(مکمل)اورکتاب الصلوٰۃ کے دوابواب پرمشتمل ہے۔

غایۃ المقصود کی خصوصیات

غایۃ المقصود کا مقام و مرتبہ

"غایۃ المقصود فی شرح سنن ابی داؤد" کی تکمیل تو نہ ہو سکی، لیکن اگر تکمیل کے بعد زیورِ طبع سے آراستہ ہوتی تو "سنن ابی داؤد" کے لیے (لامقصودالاھو) کا مصداق ہوتی۔ لیکن اس کے باوجود علماء اسے خراج تحسین پیش کیے بغیر نہ رہ سکے۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے جب اس کے جز اول کا مطالعہ کیا تو بے اختیار پکار اٹھے:

"رأيت جزءاواحدامن الشرح الذي الفه ابوالطيب شمس الحق،المسمي"بغاية المقصود"فوجدته لكشف مكنوزاته كافلاوبجميع مخزوناته حافلا،فلله دره،قدبذل فيه وسعه وسعي سعيه"[5]

"یعنی میں نے ابو الطیب شمس الحق کی تصنیف "غایۃ المقصود" کا ایک جز دیکھا ہے میں نے اسے ابوداؤد کے پوشیدہ خزانوں کو کھولنے والی اور تمام جواہرات سے بھری ہوئی پایا۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل فرمائے انہوں نے شرح کا حق ادا کر دیا"

مذکورہ بالا اقوال سے اس کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور یہ بات بلاخوف و تردید کہی جاسکتی ہے کہ یہ ابوداؤد کی تمام شروح سے فائق ہے اور اس میں ایسی خصوصیات موجود ہیں جو کہ دوسری شروح میں نہیں ملتیں۔ "غایۃ المقصود" بڑی عظیم اور بے مثال شرح ہے۔ یہاں ان کی خصوصیات کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو "غایۃ المقصود" کو حدیث کی باقی شروحات سے ممتاز و نمایاں کرتی ہے۔

مقدمہ کی خصوصیت

مولف نے کتاب کے شروع میں ایک بے نظیر مقدمہ لکھا ہے، جس میں سنن ابی داؤد سے متعلقہ فوائد کا ذکر آیا ہے، اور اس کو "لوامع "6 میں تقسیم کیا ہے۔ جن کا بیان حسب ذیل ہے:

۱-اللمعة الأولي:في ذكرالسنن الأبي داؤد وفضائله
۲-اللمعة الثانثة:في ترجمة الامام الحافظ ابي داؤدالسجساني
۳-اللمعةالثالثة:في نسخ السنن واختلافها
۴-اللمعةالرابعة:في ذكرمن اعتني بشرحه أوتعليقه اوتلخيصه
۵-اللمعة الخامسة:في ترجمة الشيخين الاكبرين اللذين اخذت عنهماهذاالسنن وسائركتب الحديث والتفسي

٦۔اللمعةالسادسة:في اسنادهذاالكتاب من الفقيرالحقير(اي المحدث العظيم آبادي)الي المولف الامام(ابي داؤد)رضي الله تعالي عنه[7]

یہ قیمتی مقدمہ متوسط سائز کے ۴۶ صفحات پر مشتمل ہے اوراگراسے علیحدہ شائع کیاجائے توایک مستقل رسالہ کی حیثیت رکھتاہے۔مذکورہ الصدرلوامع کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے،جوباقی تمام شروحات میں اس طرح کامقدمہ دیکھنے کونہیں ملتا۔یہ امتیازصرف غایۃ المقصود کو حاصل ہے۔جوفوائداس مقدمہ میں پائے جاتے ہیں وہ سنن کی باقی تمام شروح میں کہیں نظرنہیں آتے اور بعدوالے حضرات نے بھی اس میں کوئی خاص اضافہ نہیں کیا۔

اسانید کی وضاحت

اسانید کی وضاحت کی گئی ہے،یعنی راوۃ حدیث کے تراجم مع بیان کنیت،نسب اورلقب ذکرہوئے ہیں،ساتھ ساتھ مشکل اسماء کے ضبطاوران رواۃ کے ثقہ یاضعیف ہونے کے متعلق بھی بتایاگیاہے،مثلاً:کتاب الطہارۃ کے شروع میں ہی ایک روایت ہے:

"عبدالله بن مسلمة بن قعنب القعنبي ثناعبدالعزيزيعني ابن محمدعن محمد يعني ابن عمرعن ابي سلمةعن المغيرة بن شعبة:"ان النبي كان اذاذهب المذهب أبعد"[8]

اس سند کے ہرراوی کے محاسن وتفصیلات کی وضاحت کرتے ہوئے مولاناڈیانوی یوں رقم طرازہیں:

"حدثناعبدالله بن مسلمة بن قعنب القعنبي"الحرثي ابوعبدالرحمن المدني نزيل البصرة،احدالاعلام في العلم والعمل عن مالك وافلح بن حميدوشعبة وخلف وعنه الشيخان وابوداؤدوعبدبن حميدوابوزرعة وابوحاتم،وقال:ثقة حجة لم أرأاخشع منه،وأعلم مالك بقدومه فقال:قومواالي خيرالارض،وقال عمروبن علي:كان مجاب الدعوة وقال ابن سعد: كان عابدا فاضلا قال ابوداؤد:مات سنة احدي وعشرين مأتين،قال بعضهم: بمكة:ومسلمة:بفتح الميم وسكون السين ولقعنبي: بمفتوحةٍ وسكون مهملة وفتح نون وبموحدة:صفةعبدالله نسبة الي قنعب جدعبدالله بن مسلمة"[9]

پوری شرح اس طرح کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔جن کااحاطہ ممکن نہیں،تفصیل کے لئے شرح ہذاکامطالعہ ضروری ہے۔

سنداور متن میں اضطراب کی وضاحت

سندیامتن ہواضطراب ہوتواس کی وضاحت کی گئی ہے مثلاً:امام ابوداؤدنے"**باب المسح على الجوربين**"کے بعدبغیر عنوان کے ایک "باب"میں مندرجہ ذیل الفاظ سے ایک روایت نقل کی ہے:

"حدثنامسددوعبادبن موسي قالا:ثناهشيم عن يعلي بن عطاء،عن أبيه قال

عباد:أخبرني أوس بن أبي الثقفي،أن رسول اللهﷺتوضاومسح علي نعليه وقدميه وقال عباد:رأيت رسول اللهﷺأتي كظامة قوم:يعني الميضأة،ولم يذكرمسدد الميضأة والكظامة ثم اتفقافتوضا ومسح علي نعليه وقدميه"[10]

محدث ڈیانوی اس کی وضاحت کے بعد لکھتے ہیں:

"واعلم ان حديث أوس بن ابي اوس فيه اضطراب سنداومتنا:

اماسندا:فقداختلف علي يعلي بن عطا،فروي هشيم عن يعلي بن عطاءعن ابيه عطاءعن أوس بن أبي أوس الثقفي،كمافي رواية الكتاب ومسنداحمدبن حنبل وروي حمادبن سلمةوشريك عن يعلي ابن عطاءعن أوس بن أبي أوس عن أبيه كمافيه رواية الطحاوي وأبي بكر بن أبي شيبة،وأمامتنا،ففي رواية هشيم قال أوس بن أبي أوس رأيت رسول اللهﷺتوضاومسح علي نعليه أخرجه المؤلف،وفي رواية حماد بن سلمة عن يعلي ابن عطاء عن أوس بن أبي أوس قال رأيت أبي توضاومسح علي نعلين له فقلت اتمسح علي النعلين؟فقال رأيت رسول الله يمسح علي النعلين"[11]

"یعنی اوس بن اوس کی روایت میں سند و متن دونوں کا اضطراب ہے۔سند میں اس طرح کہ سنن ابی داؤداور مسند احمد میں (ھشیم بن یعلي بن عطاء عن ابیہ عن عطاء عن اوس بن ابي اوس)ہے۔جبکہ طحاوی اورابن شیبہ میں (حماد بن سلمۃ وشریک عن یعلی بن عطاء عن اوس بن ابی اوس عن ابیہ)اور متن میں اس طرح کی ہشیم کی روایت میں اوس بن ابی اوس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے اور جوتوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا جبکہ حماد بن سلمہ والی رویت مین اوس بن ابی اوس کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو وضو کرتے ہوئے اور پاؤں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا"[12]

مبہم اور مشکل الفاظ کی وضاحت

اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ محدث ڈیانوی مشکل الفاظ کے معانی بیان کرتے ہیں اور کتب لغت کے تائیدی حوالے بھی دیتے ہیں،مثلاً:(باب الصلاۃ فی شعر النساء)میں ایک روایت (کان رسول اللہ ﷺ لایصلی فی شعر نااولحفنا)کے مشکل الفاظ کی وضاحت میں محدث ڈیانوی لکھتے ہیں:

"شعربضم الشين علي وزن كتب جمع شعاككتاب وهو الثواب الذي يلي الجسدلأنه يلي شعره الانسان أي يجعله ممايلي بدنه والدرثارمايلبسه فوق

الشعار"(ولحفنا)"جمع لحاف وهواسم يتلحف به،قال السيوطي في قوت المغتذي لحف بضم اللام والحاء جمع لحاف بكسراللام جمع بكسراللام وهي المحلفة اللباس الذي فوق سائراللباس من دثار البرد"[13]

ایک اور حدیث (ان النبی ﷺ وعلیہ مرطا) کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مرطا بكسر الميم وسكون الراء قال الخطابي المرطاهوثوب يلبسه الرجال والنساء ازارأويكون رداءا وقديتخذ من صوف ويتخذ من خزوغيره وقال في لسان العرب: والمرط كساء من خزاوصوف أوكتان وقيل هوالثواب الأخضر وجمعه مروط"[14]

اماکن کی نشاندہی

اماکن کی نشاندہی کی گئی ہے، مثلاً ایک روایت کے الفاظ ہیں:

"عن بشير بن يسار أنه خرج مع رسول الله عام خيبر حتي اذاكانو"[15]

تو محدث ڈیانوی لکھتے ہیں:

"الصهباءوهی ادنی خيبر"[16]

تشریح میں شرح وبسط

حدیث کی تشریح خوب شرح وبسط سے کی گئی ہے اور حدیث سے مستنبط فقہی مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں اس کی مثال کے لئے آپ غایۃ المقصود کی تینوں جلدوں کا مطالعہ کیجئے۔ ہر حدیث کی ایسی تفصیلی شرح کرتے ہیں کہ کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔ خصوصاً (باب صفۃ وضوء النبی ﷺ) کے تحت مروی حضرت عثمان رض کی روایت۔[17] (باب المسح علی الجوربین) کے تحت مروی حدیث۔[18] الغرض پوری کی پوری کتاب انتہائی مفصل ہے۔

فقہی مسائل کے استنباط میں قولِ راجح کی نشاندہی

فقہائے کرام کے مابین مختلف فقہی مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور دلائل کے ساتھ قولِ راجح کی نشاہدہی کی گئی ہے۔ مثلاً (باب الوضوء من لحوم الابل) کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوضروری ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں فقہائے کرام اور ائمہ عظام کے اقوال نقل کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ دلائل کا تذکرہ کرتے ہوئے۔ ایک روایت: **(عن البراء بن عازب قال"سئل رسول اللهﷺمن الوضوء من لحوم الابل"فقال توضؤومنها الى اخره)** کے تحت لکھتے ہیں:

"والحديث يدل علي ان الاكل من لحوم الابل من جملة نواقض الوضوء"فقال

النووي اختلف العلماءفي اكل لحوم الجزور"فذهب الأكثرون الي انه لاينقض الوضوءوممن ذهب اليه الخلفاءالأربعة الراشدون ابوبكروعمروعثمان وعلي وابن مسعود---الخ وذهب الي انتقاض الوضوء به احمد بن حنبل واسحاق بن راهويه ويحيي بن يحيي---الخ“[19]

الغرض تمام اقوال مع دلائل ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں“

"وعندي انه يبتغي ان يحتاط فيه الانسان والسرفي ايجاب الوضوءمن لحوم الابل علي قول من قال به انه كانت محرمة في التوراة جمهورانبياءبني اسرائيل علي تحريمهافلمااباحهاالله لناشرع الوضوءمنها،لمعنيين:أحدهماأن يكون الوضوءشكرالماانعم الله علينامن اباحتها بعد تحريمها علي من قبلناوثانيهماأن يكون الوضوء علاجالماعسي ان يختلج في بعض الصدورمن اباحتها، بعدماحرمهاالانبياءمن بني اسرائيل فان النقل من التحريم الي كونه مباحا يجب منه والوضوءأقرب الاطمينان نفوسهم"[20]

علاوہ ازیں اور بھی بہت سی مثالیں ہیں، جو کہ غایۃ المقصود کے مطبوعہ اجزاء میں جگہ جگہ بکھری پڑی ہیں۔

تخریج حدیث مع بیان صحت وضعف

اس شرح کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ حدیث کی تخریج مع بیان صحت وضعف کی گئی ہے۔مثال کے طور پر(**باب المسح على الجوربين**)میں حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی روایت (ان رسول اللہ ﷺ توضاو مسح علی الجوربین)کی تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”حديث الباب أخرجه النسائي،وابن ماجة،والترمذي وقال:حديث حسن صحيح،وابن حبان في صحيحه(في النوع الخامس والثلاثين من القسم الرابع)“[21]

مؤید وشواہد روایات پر صحت وضعف کے احکامات

حدیث ترجمۃ الباب کی مؤید وشواہد روایات بھی بیان کی گئی ہیں اوران کی صحت وضعف کا حکم بھی بیان کیا گیاہے:

مثلاً(باب الذی یصیب الذیل)میں مروی ایک روایت:**”عن امرأة من بني عبدالأشهل قالت،قلت يارسول الله أن لناطريقاالي المسجد منتة،فكيف:نفعل اذامطرناقال:أليس بعدهاطريق هي أطيب منهاقلت بلي،قال فهدہ بهذہ“**[22]کی تائید میں ایک روایت ذکر کی ہے:

”عن ابي هريرة قال قيل يارسول الله انانريدالمسجدفنطاالطريق النجسة فقال رسول الله الارض يطهربعضها بعضها(رواه ابن ماجه)“[23]

اس پر انداز جرح کی ہے:

"فيه ابراهيم بن اسماعيل ومجهول الحال وشيخة ابراهيم بن اسماعيل بن ابي حية الانصاري وثقه احمدوقال ابن معين ليس بشي وقال البخاري منكرالحديث وقال النسائي ضعيف وقال الداروقطني متروك"والله اعلم""[24]

رواۃ نسخ میں موجود اختلاف کا ذکر

السنن کے رواۃ نسخ میں موجود اختلاف کا ذکر بھی کیا گیاہے۔مثلاً:امام ابوداؤد نے ایک روایت کے تحت لکھاہے(قال ابوداؤد:کان عمروبن ثابت رافضیا،وذکرہ)تو محدث ڈیانوی لکھتے ہیں:

"ومنهاعبارة المتن في نسخ الكتاب كانت مختلفة،فماصحت عندي أثبتناهاواعتمدناعليها،وهي موافقةموافقة لنسخ المنذري واما في بعض النسخ فكهناقال ابوداؤد:وعمروبن ثابت رافضي رجل سوء ولكنه كان صدوقافي الحديث،وثابت بن المقدام رجل ثقة،وذكره عن يحي بن معين وفي بعض النسخ هكذاقال ابوداؤد:وعمربن ثابت رافضي،رجل سوء،وثابت بن المقدام رجل ثقةقال ابوعلي الغساني ولكنه كان صدوقافي الحديث قال ابوداؤدكان عمروبن ثابت رافضيا وذكره عن يحيي بن معين"[25]

اصولی وفنی مباحث کی توضیح

اصولی وفنی مباحث کی توضیح کی گئی ہے۔مثلاً:حدیث متصل کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"والمتصل ماسلم أسناد من سقوط راوفي أوله أواخره اووسطه بحيث يكون كل من رجاله سمع ذلك المروي من شيخه"[26]

اسی طرح حدیث مرسل کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"المرسل،قول التابعي فعل رسول الله كذاوأمركذا"[27]

آداب الاختلاف

مولاناڈیانوی نے فقہی اختلاف کو بیان کرتے ہوئے ائمہ دین،فقہائے کرام اور محدثین عظام میں سے جس کے قول کو دلائل کے قریب پایااسے قبول کیااور مخالفین پر طعن وتشنیع اوراستخفاف سے مکمل احتراز برتاہے۔اپنے مسلک کو صحیح ثابت کر نے کے لئے بے تکی تاویلات کاسہارانہیں لیا۔مثال کے طور پر(المسح علی الجوربین)کے مسئلہ میں امام ابوحنیفہ کے موقف کوترجیح دی ہے اور جمہور کے موقف کوترک کر دیاہے۔[28]

امام ابو داؤد کے موقف کی وضاحت

جو روایات "سنن ابی داؤد" میں مختصر ذکر تھیں، لیکن حدیث کی دوسری کتابوں میں مفصل ہیں، ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ حدیث کی تصحیح وتضعیف، ترجمہ الباب سے عدم مناسبت اور اس قسم کے دیگر مباحث میں امام ابو داؤد کے موقف، باقی حضرات سے کتب حدیث میں صادر ہونے والی غلطیوں کا مواخذہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر سنن ابی داؤد کی پہلی حدیث کی سند (عن ابی سلمۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ) میں محدث ڈیانوی فرماتے ہیں:

"هوابوسلمةبن عبدالرحمن بن عوف الزهري المدني،قيل:اسمه عبدالله،وقيل اسمه: اسماعيل،ثقةمكثر من الثالثة،مات سنة أربع وتسعين"[29]

پھر فرماتے ہیں:

"ذهل وغفل الفاضل سراج احمدسرهندي في ترجمة فقال:ابوسلمةهومنصوربن سلمة بن عبدالعزيز بن صالح البغدادي من كبار العاشرة توفي سنة سبع وتسعين ومائتين"[30]

آخر میں محدث ڈیانوی لکھتے ہیں:

"هذاغلط فاحش،فانه من كان من هذهٖ الطبقة فهو ممن لم يلق التابعين،فكيف يروي عن الصحابي"[31]

یہ تھیں وہ خصوصیات اور نمایاں پہلو جن کی وجہ سے غایۃ المقصود کو سنن کی باقی شروحات پو فوقیت وبرتری حاصل ہے۔
الغرض اس شرح کی اہمیت کے لیے مولانا خلیل احمد سہارنپوری کا یہ بیان نقل کر دینا کافی ہو گا:

"حتي رأيت جزءاواحدامن الشرح الذي الفه ابوالطيب شمس الحق،المسمي"بغاية المقصود"فوجدته لكشف مكنوزاته كافلاوبجميع مخزوناته حافلا،فلله دره،قدبذل فيه وسعه وسعي سعيه"[32]

"میں نے شیخ ابو الطیب شمس الحق کی شرح غایۃ المقصود کا ایک حصہ دیکھا تو وہ ابو داؤد کے اسرار وغوامض کے کشف واظہار کے لیے کافی وشافی ہے، بخدا یہ خوب ہے، مصنف نے اس میں پوری کاوش کی ہے اور تلاش وجستجو کا حق ادا کر دیا ہے"

خلاصۃ البحث

"**غاية المقصود**" سنن ابی داؤد کی مبسوط شرح ہے، جو کہ مولانا شمس الحق عظیم آبادی کی تصنیف ہے۔ اس شرح کو ۳۲ جلدوں میں مکمل ہونا تھا۔ لیکن ان کی زندگی میں اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ "غاية المقصود في حل سنن ابي داؤد" جیسی عظیم اور بلند پایہ شرح تصنیف کرتے ہوئے محدث ڈیانوی نے اپنے دور کی تمام جدید وقدیم کتب سے استفادہ کیا، انہوں

نے حدیث، اصول حدیث، فقہ اصول فقہ کی تمام اہم کتابوں کے علاوہ اسماء الرجال، تاریخ، علوم حدیث، اور لغت کی بڑی بڑی کتابوں سے استفادہ کیا، مولف نے کتاب کے شروع میں ایک بے نظیر مقدمہ لکھاہے، جس میں سنن ابی داؤد سے متعلقہ فوائد کا ذکر آیاہے، اسانید کی وضاحت کی گئی ہے، یعنی راوۃ حدیث کے تراجم مع بیان کنیت، نسب اور لقب ذکر ہوئے ہیں، ساتھ ساتھ مشکل اسماء کے ضبط اوران رواۃ کے ثقہ یاضعیف ہونے کے متعلق بھی بتایا گیاہے، سندیامتن ہو اضطراب ہوتواس کی وضاحت کی گئی ہے، اس شرح میں محدث ڈیانوی مشکل الفاظ کے معانی بیان کرتے ہیں اور کتب لغت کے تائیدی حوالے بھی دیتے ہیں۔ اس میں حدیث کی تشریح خوب شرح وبسط سے کی گئی ہے اور حدیث سے مستنبط فقہی مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔ فقہائے کرام کے مابین مختلف فقہی مسائل پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور دلائل کے ساتھ قولِ راجح کی نشاہدہی کی گئی ہے۔ اس شرح کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ حدیث کی تخریج مع بیان صحت وضعف کی گئی ہے۔ مولاناڈیانوی نے فقہی اختلاف کو بیان کرتے ہوئے ائمہ دین، فقہائے کرام اور محدثین عظام میں سے جس کے قول کو دلائل کے قریب پایااسے قبول کیااور مخالفین پر طعن و تشنیع اوراستخفاف سے مکمل احتراز برتاہے۔ اپنے مسلک کو صحیح ثابت کرنے کے لئے تاویلات کا سہارانہیں لیا۔ الغرض یہ شرح سنن ابی داوٗد کی اہم اور مشہور شرح ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] عزیز شمس، ابوطیب شمس الحق، **حیات وخدمات** (کراچی: المرکز الاسلامی للبحوث العلمیہ، ۲۰۰۸ء)، ص ۴۸

'Azīz Shams, Abū Ṭayyib Shams al-Ḥaqq, ḥayāt wa-Khidmāt(Karachi:al-Markaz al-Islāmī lil-Buḥūth al'lmyh, 2009, p 48

[2] سید احمد شہید بریلوی 6 صفر 1201ھ کو پیدا ہوئے۔ ایک علم دین تھے۔ آپ کی پیدائش بھارت کے صوبہ اتر دیس کے ضلع رائے بریلی کے ایک قصبہ دائرہ شاہ عالم اللہ میں ہوئی (تاریخ دعوت وعزیمت، ندوی، ج۱، ص ۱۳۔۱۵)

[3] ڈاکٹر محمود احمد غازی ایک ناموراسلامی سکالر تھے۔ دور جدید کے مسائل پران کی بڑی گہری نظر تھی۔ وہ بین الاقوامی یونیورسٹی کے صدر تھے۔ پیدائش 18 ستمبر 1950ء اور وفات 25 ستمبر 2010ء۔ محاضرات قرآن، فقہ، حدیث، شریعت، جیسی عظیم کتابیں تحریر کیں۔

4 شمس الحق، عظیم آبادی، أبوعبدالرحمن، **غایۃ المقصود** (کراچی: **المجمع العلمی**، 1414ھ)، ج۱، ص ۲۴

Shams al-Ḥaqq, 'aẓīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd (Karachi: Al-Jamaj al-Ilami, 1414 AH), vol.1, p.24.

[5] سہارنپوری، خلیل احمد، **بذل المجھود** (انڈیا: مرکز شیخ ابوالحسن الندوی للبحوث والدراسات الاسلامیہ، ۲۰۰۶ء)، ج۱، ص ۳۹

Sahārnpwry, Khalil Ahmad, Badhl al-majhūd (India: Sheikh Abul Hasan Al-Nandwi Center for Research and Islamic Studies, 2006), vol.1, p.39

[6] لوامع کا معنی ہے شعائیں، تو چونکہ روشنی کی شعاؤں سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے، اس لیے سنن ابی داؤد سے متعلقہ فوائد کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں لوامع کا نام دیا گیا۔

[7] شمس الحق، عظیم آبادی، **غایۃ المقصود**، ج ۱، ص ۲۷

Shams al-Ḥaqq, ‘aẓīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 1, P 27

[8] شمس الحق، **عظیم آبادی، غایۃ المقصود**، ج ۱، ص ۷۹۔۸۰

Shams al-Ḥaqq, ‘aẓīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 1, P 79-80

[9] ایضاً

Ibid

[10] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السجستانی، **السنن**، کتاب الطھارہ، رقم الحدیث: ۱۶۰

Abwdā’d, Sulaymān ibn ash‘th, al-Sijistānī, al-sunan, Kitāb alṭhār ,ّraqm al-ḥadīth : 160

[11] شمس الحق، عظیم آبادی، **غایۃ المقصود**، ج ۱، ص ۷۹۔۸۰

Shams al-Ḥaqq, ‘aẓīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 1, P 79-80

[12] شمس الحق، عظیم آبادی، **غایۃ المقصود**، ج ۲، ص ۴۸

Shams al-Ḥaqq, ‘aẓīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 2, P 48

[13] ایضاً، ج ۳، ص ۳۱۴

Ibid, Vol 3, P 314

[14] ایضاً، ج ۳، ص ۳۸۸

Ibid, Vol 3, P 388

[15] بخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، کتاب المغازی، رقم الحدیث: ۴۱۹۵

Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, al-Jāmi‘ al-ṣaḥīḥ, Kitāb al-Mughāzī, raqm al-ḥadīth : 4195

[16] شمس الحق، عظیم آبادی، **غایۃ المقصود**، ج ۲، ص ۱۳۹

Shams al-Ḥaqq, ‘aẓīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 2, P 139

[17] شمس الحق، عظیم آبادی، **غایۃ المقصود**، ج ۱، ص ۳۲۸

Shams al-Ḥaqq, ‘aẓīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 1, P 328

[18] ایضاً، ج ۲، ص ۳۶۔۴۵

Ibid, Vol 2, P 36-45

[19] شمس الحق، عظیم آبادی، **عون المعبود**، ج 1، ص ۳۱۹

Shams al-Ḥaqq, ‘aẓīm Ābādī, ‘Awn al-Ma‘būd, Vol 1, P 319

[20] ایضاً، ج ۲، ص ۱۱۴۔۱۲۰

Ibid, Vol 2, P 114-120

[21] شمس الحق، عظیم آبادی، **عون المعبود**، ص ۴۱

Shams al-Ḥaqq, ‘aẓīm Ābādī, ‘Awn al-Ma‘būd, P 41

[22] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السجستانی، **السنن**، رقم الحدیث: ۳۸۴

Abwdā'd, Sulaymān ibn ash'th, al-Sijistānī, al-sunan ,raqm al-ḥadīth : 160

[23] ابن ماجہ، **محمد** ابن یزید، القزوینی، ابو عبد اللہ، **السنن**، رقم الحدیث: ۵۳۲

Ibn Mājah, Muḥammad Ibn Yazīd, al-Qazwīnī, abw'bd Allāh, al-sunan, raqm al-ḥadīth : 532

[24] شمس الحق، عظیم آبادی، **غایۃ المقصود**، ج ۳، ص ۳۷۶

Shams al-Ḥaqq, 'aẓīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 3, P 376

[25] ایضاً، ج ۳، ص ۶۴

Ibid, Vol 3, P 24

[26] ایضاً، ج ۲، ص ۴۲

Ibid, Vol 2, P 42

[27] شمس الحق، عظیم آبادی، **غایۃ المقصود**، ج ۲، ص ۳۶۵

Shams al-Ḥaqq, 'aẓīm Ābādī, Ghāyat al-Maqṣūd, Vol 2, P 365

[28] ایضاً، ج ۲، ص ۴۵

Ibid, Vol 2, P 45

[29] ایضاً، ج ۱۲، ص ۷۰

Ibid, Vol 12, P 70

[30] ایضاً، ج ۱، ص ۱۴۸

Ibid, Vol 1, P 148

[31] ایضاً، ص ۲۰

Ibid, P 20

[32] سہارنپوری، **مقدمہ بذل المجہود**، ج ۱، ص ۱

Sahārnpwry, muqaddimah Badhl al-majhūd, vol 1, P 1